نفی میں ہے اور ملت اسلامیہ کے قائدین اسی طرح غافل ہیں جسطرح اس سے پہلے ہندوستان سے مغلیہ سلطنت کا خاتمہ اور اس کے بعد ہندوستان میں مسلم مخالف لہر کی کامیابی، یا ترکی سے ایکدم منصب خلافت کو ختم کر دینا۔ یا فلسطینیوں کو اجاڑ کر اس پر ہر طرح سے ناجائز اسرائیل نام کی یہودی سلطنت قائم کر دینے کے وقت غافل و لاپرواہ تھے۔ آنے والے وقت میں مسلمانوں کے لئے انتہائی مشکل حالات ہیں۔ جس کے برے نتائج سے ملت اسلامیہ مدتوں روتی چیختی، چلاتی اور سر پٹختی رہے گی۔ کیا ہی اچھا ہو ابھی سے اس کے تدارک کے لئے ہم سب ملکر کوئی لائحہ عمل بنالیں تو تمام عالم اسلام کی بہتری و فلاح کے لئے یہ ایک نیک فعال اقدام ثابت ہوگا انشاء اللہ۔

مقام شکر ہے کہ عرب لیگ نے اس خطرہ کو کسی قدر محسوس کیا ہے۔ قاہرہ میں ۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء عرب لیگ کی ہنگامی میٹنگ میں مشترکہ طور پر امریکہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اگر امریکی شیطان نے اسرائیل کی لبنان کے علاقوں پر بمباری کی حمایت جاری رکھی تو ہم کئی امریکی ٹھکانوں پر حملہ کریں گے۔ دوسری طرف قاہرہ کے ممتاز شہری اور اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری بطرس غالی نے اسرائیل کی لبنان کے شہریوں پر اندھادھند بمباری کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ہم یہاں صرف اتنا ہی کہنا زیادہ مناسب سمجھیں گے کہ عرب لیگ اصل خطرہ کو سمجھتے ہوئے امریکی ٹھکانوں پر بمباری کرنے سے مسئلہ کو حل نہ سمجھے بلکہ اس صورتحال کا خاتمہ کرنے کی طرف زیادہ دھیان مرکوز کرے جس سے اسلام پسند قوتوں کا استحصال ہو رہا ہے اس پیمانۂ انصاف کا خاتمہ کرے جس میں طاقتور کی کارروائی پرستائش وسراہنا کی جائے اور کمزور کے ساتھ ظلم وستم کو جائز قرار دیا جائے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی روایت آج کے دور میں جس تیزی کے ساتھ دیکھنے کو مل رہی ہے اس سے پہلے ایسی اندھیر نگری کو شرمساری کے احساس کے ساتھ ہی دیکھنے کو ملتی تھی۔ آج یہ شرم بھی ختم ہو چکی ہے پوری ڈھٹائی کے ساتھ کمزوروں کے ساتھ ناانصافی کا کھیل کھیلا جارہا ہے اس سے بڑھکر بیسویں صدی کا المیہ اور کیا ہوگا۔ ہندوستان بھی اس ناانصافی کے کھیل کی زد میں ہے ابھی حال ہی میں روس کے ساتھ سائنسی ٹکنالوجی کے معاہدہ کو امریکی دباؤ سے منسوخ کیا گیا

ہے وہ بھی امریکی تاناشاہی اور داداگیری کا جیتا جاگتا نمونہ ہے ـــــ وہ ممالک بھی جو انصاف اور انسانیت کے زیر سائے جینا چاہتے ہیں انھیں امریکی شیطانیت کا مقابلہ کرنا ہی چاہیئے۔ اسلام دشمنی میں کہیں وہ اپنے ملکی مفاد ہی کو نہ کھو بیٹھے لسے بہر حال انہیں سمجھنا ضرورت ہے کہ امریکی اور اس کے حلیف ملکوں کی ناانصافی پر مبنی کارروائی کا تمام انصاف پسند ممالک اور اس کے باشندے ڈٹ کر مقابلہ کریں ـــــ اسی میں بنی نوع انسانی کی صحیح معنوں میں بہتری ہے۔

حیاتِ ذاکر حسین

(از خورشید مصطفیٰ رضوی)

ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی خدمت علم اور ایثار و قربانی سے بھرپور زندگی کی کہانی جس میں اردو ماخذ اور ملکی و بیرونی اخبارات و رسائل کی چھان بین سے تمام حالات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

شروع میں پروفیسر رشید احمد صدیقی کا قیمتی پیش لفظ ہے۔ قیمت مجلد ۲۵ روپے

تین تذکرے

یہ کتاب ان تین کتابوں کی تلخیص ہے "مجمع الانتخاب" "طبقات الشعراء" اور "گل رعنا" یہ تلخیص جن قلمی نسخوں سے مرتب کی گئی ہے وہ سب اپنے اپنے مؤلفین کی نظروں سے بھی گذر چکے ہیں اس لئے ان کا متن مستند ہے۔ ادبیات اردو کے سلسلے میں یہ تذکرے نہایت اہم اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تلخیص نگار نثار احمد فاروقی صاحب

مجموعی صفحات ۳۴۱

قیمت مجلد ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶